# فتویٰ کا عالمی منشور

رابطۃ العالم الاسلامی کے زیر اہتمام مکہ مکرمہ میں فتویٰ اور اس کے اصول وضوابط کے موضوع پر منعقدہ تین روزہ عالمی کانفرنس کا متفقہ اختتامی بیان......اس کانفرنس میں پاکستان سے مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب مدظلہم اور حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم نے شرکت فرمائی۔

مولانا عبدالجبار طاہر

افتتاحیہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں، جو یکتا ہے، اور درود وسلام ہو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں اور ان کی آل واصحاب پر، حمد وصلوٰۃ کے بعد:

خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز کی خصوصی توجہ سے رابطۃ العالم الاسلامی کے زیر اہتمام فقہ اسلامی کے تحقیقاتی ادارے نے فتویٰ اور اس کے اصول وضوابط کے موضوع پر تین روزہ عالمی کانفرنس بلائی جس کا انعقاد مکہ مکرمہ میں ہوا۔ کانفرنس کا افتتاح امیر مکہ شہزادہ خالد الفیصل نے کیا، انہوں نے ان الفاظ میں شرکائے کانفرنس کو خوش آمدید کہا۔

آج آپ حضرات نہایت اہم اور عظیم کام کے لئے جمع ہوئے ہیں، یہ کہ امت محمدیہ کو بڑے خطرات سے بچایا جاسکے، خصوصاً موجودہ حالات میں جب اُمت خطرناک اور بھیانک بیرونی حملوں کا سامنا کر رہی ہے،

اس اُمت کی شناخت ختم کردینے اور اس کے چشمہ صافی کو گدلا کرنے کے لئے مختلف جہات سے حملے ہو رہے ہیں، حالات اس بات کا شدید تقاضا کر رہے ہیں کہ ہم آپس کے اختلافات ختم کر کے متحد و یک جان ہو جائیں، پوری دنیا میں ہماری ایک ہی آواز ہو۔ اندرونی طور پر ہمیں جس بڑے خطرے کا سامنا ہے وہ دین کے گہرے علم سے ناواقفیت اور اپنی خواہشات کی پیروی ہے۔ خصوصاً فتویٰ کے میدان میں اس کی وجہ سے ہماری اجتماعیت کو شدید خطرات لاحق ہیں، جس کا بڑا سبب وہ نوجوان نسل ہے جو خواہش پرست لوگوں کے غیر معروف اقوال کا سہارا لے کر اُمت کو اختلاف سے دوچار کر رہی ہے۔

مملکت سعودیہ آج آپ کو دعوت دیتی ہے کہ فتویٰ اور اس سے متعلق حضرات کو پیش آنے والی مشکلات کا حل تلاش کریں۔ اُمید کی جارہی ہے کہ آپ کی یہ مجلس فتویٰ کا کام کرنے والوں کے لیے کچھ علمی خطوط طے کردے گی، جس سے جہالت اور کج فہمی کے بل بوتے پر استنباط کا راستہ بند ہوگا،

ان سرگرمیوں میں رابطۃ العالم الاسلامی کی کوششیں لائق تحسین ہیں۔

کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے مفتی اعظم سعودی عرب نے اپنے خطاب میں اس کی اہمیت اور متوقع امور پر روشنی ڈالی۔ رابطۃ عالم اسلامی کے سیکٹری جنرل نے بھی خطاب کیا، اس کانفرنس میں عالم اسلام کے نامور علماء کرام، مفتیان عظام اور محققین نے شرکت کی، پاکستان سے مفتی اعظم پاکستان، صدر جامعہ دار العلوم کراچی، حضرت مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب نے شرکت کی اور اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ جب کہ آخری نشست کی صدارت شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے کی۔ انہوں نے خادم حرمین شریفین، امیر مکرمہ رابطۃ عالم الاسلامی، مجمع الفقہ الاسلامی اور مفتی اعظم سعودی عرب کی کاوشوں کا شکریہ ادا کیا۔

شرکائے کانفرنس نے اپنے تحقیقی مقالات میں موضوع کے چالیس سے زائد پہلوؤں پر روشنی ڈالی، بحث ومناقشہ کے بعد جو تجاویز وآراء مرتب ہوئیں، انہیں دو موضوعات کے تحت بیان کیا گیا۔

ا.....فتویٰ کا منشور (چارٹر): جس پر تمام عالم اسلام کی حکومتوں اور عام مسلمانوں کو پابندی کی ترغیب دی جائے۔

۲.....عمومی سفارشات: ایسے امور جو فتویٰ کے اہتمام اور اس شعبے کے استحکام کے متعلق ہیں۔

(ا) فتویٰ کا منشور (چارٹر)

حمد وصلوٰۃ کے بعد: رابطۃ العالم الاسلامی نے فتویٰ اور اس کے اصول وضوابط کے متعلق ہونے والی عالمی کانفرنس میں عالم اسلام کے جید علما اور مفتیان کی بہت بڑی تعداد کو دعوت دی تاکہ اس دور میں مسلمانوں کے بڑے مسائل میں سے ایک اہم مسئلہ ''فتویٰ'' پر مذاکرہ کیا جائے، جس میں اس کی اہمیت ونزاکت، اس میں پیش آنے والی مشکلات اور ان کے حل پر بحث کے بعد لائحہ عمل تیار کیا جائے۔

بعض مرتبہ اس میں بے احتیاطی مسلمانوں کی صفوں میں اختلاف کی آگ بھڑکا دیتی ہے، ان میں بے چینی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ فرقہ واریت کو ہوا دیتی ہے اور کبھی اسلام کی حقیقی شکل کو مسخ کرنے تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اس صورت حال کے بعد علما محققین کی بڑی جماعت اس نتیجے تک پہنچی کہ ''فتویٰ'' کے متعلق ایک منشور ترتیب دیا جائے، جس کا ابتدائی خاکہ حسب ذیل ہے۔

یہ تین ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلا باب: مبادی اور اساسیات میں ہے، جس میں فتویٰ کی حقیقت واہمیت مفتی کی تعریف اور اس کی شرائط، فتویٰ کا دائرہ کار اور اس کا حکم، اس کے علاوہ مستفتی کے آداب بیان کیے گئے ہیں

دوسرے باب: میں فتویٰ میں پیش آنے والی مشکلات، ان کے اسباب اور اس کے نتیجے میں پیش آنے والے حالات بیان کیے گئے ہیں۔

تیسرے باب: میں فتوے کے لوازمات اور ضوابط بیان کیے گئے۔

پہلا باب: فتویٰ کی تعریف: کسی بھی سائل کو دلیل سے ثابت شدہ اللہ تعالیٰ کا حکم بتانا فتویٰ کہلاتا ہے۔

فتویٰ بیان کردینے کے اسی قبیل سے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمان میں علما پر لازم کیا، اور اسے چھپانے پر زبردست تنبیہ کی ہے۔

ارشاد خداوندی ہے۔ (واذ اخذ اللّٰہ میثاق الذین اوتوا الکتاب لتبیننہ للناس ولاتکتمونہ) (آل عمران: ۱۸۷)

اور (ان لوگوں کو وہ وقت نہ بھولنا چاہئے) جب اللہ تعالیٰ نے اہل کتاب سے یہ وعدہ لیا تھا کہ: ''تم اس کتاب کو لوگوں کے سامنے ضرور کھول کھول کر بیان کروگے، اور اس کو چھپاؤ گے نہیں''

(ان الذین یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدی من بعد مابینہ للناس فی الکتاب اولٰئک

یلعنهم اللّٰہ ویلعنهم اللّٰعنون) (البقرہ: ۱۰۹)

''بے شک وہ لوگ ہماری نازل کی ہوئی روشن دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں، باوجود یہ کہ ہم انہیں کتاب میں کھول کھول کر لوگوں کے لیے بیان کر چکے ہیں، تو ایسے لوگوں پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے اور دوسرے لعنت کرنے والے بھی لعنت بھیجتے ہیں۔

اسی طرح آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس پر زبردست تنبیہ کی ہے۔فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(من سئل عن علم فکتمه ألجمه اللّٰه بلجام من نار یوم القیامة)(سنن ابو داود)

''جس شخص سے اس کے علم سے متعلق سوال کیا گیا (باوجود جاننے کے) اس نے اسے چھپایا، تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام پہنائے گا۔

**مفتی کی تعریف:** سوال کرنے والے کو، دلیل سے ثابت شدہ حکم خُداوندی بتانے والا ''مفتی'' کہلاتا ہے۔

**فتویٰ کا دائرہ کار:** فتویٰ انسانی زندگی کے تمام تصرفات کا احاطہ کرتا ہے، اس کا تعلق، بندوں کے عقائد ونظریات اوران سے صادر ہونے والے تمام اقوال وافعال سے ہے۔

انسان کا معاملہ اپنے رب سے ہو یا اپنی ذات سے یا کسی دوسرے فرد سے، اسی طرح جس مملکت میں یہ زندگی گذار رہا ہے اس کے ساتھ اور ایک ملک کے حالت جنگ اور حالت امن دونوں صورتوں میں بین الاقوامی تعلقات اور معاملات کا احاطہ کرتا ہے،

فتویٰ کا دائرہ کار عقائد ونظریات، عبادات ومعاملات، مال واسباب، اقتصادیات، خاندان وقبیلہ، سیاست وحکومت، عدلیہ وانتظامیہ تک ہے ''بعض مرتبہ کولیفائیڈ مفتی پر فتویٰ دیناواجب ہو جاتا ہے۔مثلاً اس کے علاوہ کوئی اوراہل شخص موجود نہیں۔

**مندرجہ ذیل صورتوں میں مفتی پر فتویٰ دینا حرام ہے۔**

اُ...... جب مفتی مسئلہ کا حکم بالکل نہ جانتا ہو، اور اصول شرعیت کے مطابق اس مسئلہ کا حکم مستنبط کرنے کی طاقت بھی نہ رکھتا ہو۔

ب...... جب فتویٰ دینا مفتی کی خواہش نفس کی وجہ سے ہو۔اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

(قل انّما حرم ربی الفواحش ماظهر منها ومابطن والاثم والبغی بغیر الحق وأن تشرکوا باللّٰه مالم ینزّل به سلطاناً وّان تقولوا علی اللّٰه مالا تعلمون) الأعراف: ۳۳)

کہہ دو کہ: ''میرے پروردگار نے تو بے حیائی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے، چاہے وہ بے حیائی کھلی ہوئی ہو یا چھپی ہوئی، نیز ہر قسم کے گناہ کو اور ناحق کسی سے زیادتی کرنے کو، اور اس بات کو کہ تم اس کے ساتھ کسی ایسی چیز کو شریک مانو جس کے بارے میں اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی ہے، نیز اس بات کو کہ تم اللہ کے ذمے وہ باتیں لگاؤ جن کی حقیقت کا تمہیں ذرا بھی علم نہیں ہے۔

**فرمان باری تعالیٰ ہے۔**(ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب هٰذا حلالٌ وهٰذا حرامٌ لتفتروا علی اللّٰه الکذب ط ان الذین یفترون علی اللّٰه الکذب لا یفلحون ٥متاعٌ قلیل ولهم عذابٌ الیم٥(النحل: ۱۱۶:۱۱۷)

''اور جن چیزوں کے بارے میں تمہاری زبانیں جھوٹی باتیں بتاتی ہیں، ان کے بارے میں یہ مت کہا کرو کہ یہ چیز حلال ہے، اور یہ حرام ہے، کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تم اللہ پر جھوٹا، بہتان باندھو گے۔یقین جانو کہ جو لوگ

اللہ پر جھوٹا بہتان باندھتے ہیں، وہ فلاح نہیں پاتے۔

(دنیا میں) انہیں جو عیش حاصل ہے، وہ بہت تھوڑا سا ہے، اور ان کے لیے دردناک عذاب تیار ہے۔

اللہ تعالیٰ مزید یہ ارشاد فرماتے ہیں۔(**وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیہ من الکتب، ومھیمناً علیہ فاحکم بینھم بما انزل اللّٰہ ولا تتبع اھواء ھم عما جائک من الحق لکلٍ جعلنا منکم شرعۃ ومنھا جاً**) (المائدہ: ۴۸)

اور (اے رسول محمد! صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم پر بھی حق پر مشتمل کتاب نازل کی ہے، جو اپنے سے پہلے کتابوں کی تصدیق کرتی ہے، اور ان کی نگہبان ہے۔

لہٰذا ان لوگوں کے درمیان اسی حکم کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل کیا ہے، اور جو حق بات تمہارے پاس آگئی ہے اسے چھوڑ کر ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو۔ تم میں سے ہر ایک (اُمت) کے لیے ہم نے ایک (الگ) شریعت اور طریقہ مقرر کیا ہے۔

ج...... جب اس کی سوچ اور خیالات منتشر ہوں، حالت یہ ہو کہ یہ گہرائی کے ساتھ غور وفکر نہ کر سکے۔

د...... جب فتوے کی وجہ سے کسی فتنہ وفساد کا خوف ہو، کہ اس کا انجام شرعاً محمود نہ ہو۔

**مندرجہ ذیل صورتوں میں مفتی کے لیے فتویٰ نہ دینے کا جواز ہے۔**

اُ...... جب مفتی کو کسی نقصان کا خوف ہو۔ ب...... جب اس کے علاوہ کوئی اور اس کام کو کرنے والا ہو۔

ج...... فتویٰ اس طرح کا ہو کہ اس میں سائل کا کوئی نفع نہ ہو۔ د...... جب پوچھا گیا مسئلہ واقعی نہ ہو۔

**مفتی کی شرائط:** مفتی کے لیے چند شرائط کا ہونا ضروری ہے، ان کے تحقیق کے بغیر اس کے لیے فتوی دینا جائز نہیں، اور کسی سائل کے لیے یہ بھی جائز نہیں کہ ان شرائط کے بغیر مفتی سے فتویٰ طلب کرے۔ وہ شرائط مندرجہ ذیل ہیں۔

ا...... اسلام ب...... بلوغ ب...... عقل د...... احکام شرعیہ کا ان کی ادلہ سے علم

ہ...... عدالت

کیونکہ جس شخص کا دین خراب ہو جائے یا اس کی خصلت بگڑ جائے تو وہ فتویٰ کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ کیونکہ ان اسباب کی وجہ سے اس کا قول معتبر نہیں رہتا۔

**مفتیان کے مراتب اور ان کا حکم:** ا...... جو شخص اہل اجتہاد میں سے ہو اس پر اپنے اجتہاد کے مطابق فتویٰ دینا واجب ہے۔

ب...... جو مرتبہ اجتہاد کو نہ پہنچ پایا ہو اور مذاہب فقہیہ میں سے کسی ایک کا پیروکار ہو، لیکن وہ اہل تخریج یا اہل ترجیح میں سے ہو تو اس کے لیے جائز ہے کہ مجتہدین کے اقوال پر تخریج کر کے فتویٰ دے، یا ان اقوال میں سے کسی قول کو دلیل کی بنیاد پر راجح قرار دیکر فتویٰ دے دے۔

ج...... جو شخص ان مراتب سے کم درجے پر ہو تو اس کے لیے مذاہب فقہیہ میں سے اپنے مذہب پر یا غیر مذہب پر دلیل سے فتویٰ دینا جائز ہے۔

**مفتی کی اہم صفات:** ا...... زیرک اور سمجھدار ہو، صحیح اور غلط میں واضح فرق کر سکتا ہو، اپنی ذہانت وذکاوت سے مشکل اور پیچیدہ مسائل کی وضاحت کر سکے۔

ب...... حلم، بردباری، وقار اور سنجیدگی جیسی صفات سے متصف ہو، ناگواری اور غصہ کے اظہار کی قدرت کے باوجود نرمی سے کام لے۔

ج...... بذات خود یا قابل اعتماد واسطے سے مستفتی اور اس کے گرد و پیش کے حالات کی مکمل واقفیت رکھنے والا ہو۔
د...... احکام کو واقعات پر منطبق کرنے کی پوری مہارت رکھتا ہو۔ تجربہ کار اور ماہر مفتیان سے شرف تلمذ حاصل کر چکا ہو، ان کے تحریر کردہ فتاویٰ اور ان کے مآخذ و مراجع سے واقف ہو، اور احکام کو واقعات پر منطبق کرنے کی کیفیت سے بھی واقفیت رکھتا ہو۔

مفتی کے فرائض و آداب: ا...... اللہ تعالیٰ کے ساتھ خصوصی تعلق اور اس کی خشیت۔
ب...... اہل علم کے ساتھ مشاورت، اشتباہ اور الجھاؤ کی صورت میں اپنے دائرہ اختیار میں رہنا۔
ج...... کسی مسئلے کا حکم اگر اس کے لیے واضح نہ ہو تو جواب دینے میں توقف کرے اور لا ادری (میں نہیں جانتا) کہنے میں حرج نہ سمجھے۔
د...... مسئلے کا حکم ظاہر ہو جانے پر فتویٰ دینے میں تردد نہ کرے۔
ہ...... مستفتی کی خفیہ اور راز کی باتوں پر محافظت کرے، انہیں کسی پر افشا نہ کرے،
و...... فتویٰ میں مستفتی کو نفع بخش پہلوؤں پر متوجہ کرے، اس میں رہبرانہ اور ناصحانہ رویہ رکھے۔
ز...... کسی دوسرے مفتی کی شرعی رائے پر مناقشہ کرتے ہوئے اسکی ذات سے تعرض نہ کیا جائے۔

مستفتی کے آداب: ا...... ایسے سوال سے اجتناب کرے جو اسے اس کے دین اور عمل کے بارے میں شک میں مبتلا کردے۔
ب...... اپنے مسئلے کے حل کے لیے کسی ماہر مفتی کی تلاش کرے۔ اگر خود اس پر قادر نہ ہو سکے تو کسی با اعتماد ذریعے سے ماہر مفتی تک رسائی حاصل کرے۔
ج...... اس کی انتہائی کوشش یہ ہو کہ وہ مسئلہ کا صحیح حکم جانے جو اسے گناہ سے بچائے اور ایسے مفتی کو تلاش نہ کرے جو اس کی خواہش کے مطابق فتویٰ دے۔
د...... مفتی کے ساتھ ادب واحترام سے پیش آئے، اور اس پر معاملہ مشتبہ نہ رکھے۔

## دوسرا باب

فتویٰ کی پیچیدگیاں، ان کے اسباب اور نتائج: ا...... فتویٰ کا کام کرنے والے بعض حضرات کا کتاب و سنت پر مبنی اعتدال کی راہ سے دوری، جس کے نتیجے میں وہ دو انتہاؤں میں سے کسی ایک انتہا کو پہنچے ہوئے ہوتے ہیں، ان کی بات میں یا تو بہت زیادہ تشدد ہوگا، یا حد سے زیادہ نرمی برتی گئی ہوگی۔
ب...... چند ایسے غیر معروف اقوال کا سہارا لیکر فتویٰ جاری کر دینا جو صحیح و معتبر دلیل شرعی سے تعلق نہیں رکھتے۔
ج...... بہت سے اجتماعی اور عمومی مسائل پر بعض حضرات کا تن تنہا فتویٰ جاری کرنا بھی اس میں پیچیدگیاں پیدا کر دیتا ہے، کیونکہ جس مسئلہ میں بہت زیادہ کثیر افراد کا تعلق ہو تو وہ کئی پہلوؤں سے غور طلب ہوتا ہے۔
گویا کہ اس صورت میں فتویٰ ایک فن کی حدود سے نکل کر متنوع فنون کی شکل اختیار کر لیتا ہے، تو جب تک اس کے ہر پہلو پر غور نہ کر لیا جائے تو کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جا سکتی، اتنے بڑے کام کو سرانجام دینا فرد واحد کے بس کی بات نہیں۔
د...... بعض ایسے فتاویٰ جو مسلمہ عقائد، دین کے اصول اور بنیادی اخلاقی قدروں سے متصادم ہوں یعنی جو صریح نصوص سے ثابت شدہ شرعی احکام سے میل نہ کھاتے ہوں،
ہ...... ایسے افراد کا فتویٰ کے کام کو کرنا جن میں مفتی کی شرائط اس کے بنیادی اوصاف و آداب متحقق نہ ہوں۔
و...... علوم شرعیہ سے نابلد حضرات کا علماء ربانیین اور بڑی بڑی فقہی مجالس کی متفقہ تحقیقات پر جسارت کرنا، اس میں شکوک وشبہات پیدا کرنا۔

ز...... ملتے جلتے مسائل میں بعض فتاویٰ کا متعارض ہو جانا، یہ تعارض عوام الناس کو شک وشبہ اور تردد میں مبتلا کر دیتا ہے۔
ح...... بعض مفتیان کا کسی مسئلے میں مختار و راجح قول ذکر کرنے کی بجائے مختلف اقوال ذکر کرنا۔

**دور حاضر میں فتویٰ کی مشکلات کے اسباب:** ا...... علمی استعداد کی کمزوری، خصوصاً نصوص اور ان کی دلالت کا پختہ علم نہ ہونا۔ استنباط، تفسیر و تاویل کے اصول و ضوابط سے عدم واقفیت۔
ب...... ایسے اہل مفتیان کی حد درجہ تک قلت کہ جن میں مفتی کی شرائط اور اس کی صفات کامل طور پر پائی جائیں۔
ج...... مصالح کی حفاظت کا واسطہ بنا کر موہوم حاجات وضروریات کے لیے خدمات پیش کرنیکی روش۔
د...... جدت پسندی اور زمانے کے ساتھ چلنے کا دعویٰ۔
ھ...... ذرائع ابلاغ کا ان لوگوں سے فتویٰ طلب کرنا جو اس کے قطعی طور پر اہل نہیں۔
و...... کسی خاص طبقے کے مفادات کی رعایت کرنا، اسی طرح خواہش نفس، شہرت اور نام ونمود کے جذبات، سب سے اہم بات یہ کہ اللہ تعالیٰ کا خوف اس کی خشیت نہ ہونا۔
ز...... اسلام میں آسانی کے مفہوم کا صحیح ادراک نہ ہونا۔
ح...... فتویٰ صادر کرتے وقت بعض حضرات کا اس واقعہ کی حقیقت اس کے ثمرات ونتائج اور خدانخواستہ اس سے پیدا ہونے والے نقصانات اور مفاسد پر غور نہ کرنا۔

**ان مشکلات کی وجہ سے پیدا ہونے والے حالات ونتائج:** ا...... بہت سے لوگوں کا حلال کو حرام اور حرام کو حلال سمجھنا، حالانکہ یہ بات کبیرہ گناہوں میں سے ہے اور بعض مرتبہ ایسا کرنا ایک مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔
ب...... گناہ کے ارتکاب پر کسی کو کافر قرار دے دینا، مسلمانوں کے خون بہانے کو جائز سمجھنا، اسی طرح اپنے فرماں روا کی بغاوت کر دینا۔
ج...... اسلام کی شکل بگاڑ کر پیش کرنا اور لوگوں کو اس سے متنفر کرنا۔
د...... مسلمان معاشروں میں نئے فرقے پیدا کرنا۔ مسلمانوں کا گرہوں اور فرقوں میں بٹ جانا
ھ...... امن وخوشحالی کی بنیادوں کا ہل جانا، اور اُمت کا اپنے اہم اجتماعی معاملات سے توجہ ہٹا دینا۔
و...... فرماں رواؤں اور عوام کے درمیان شکوک وشبہات اور عدم اعتماد کی فضا بن جاتا ہے۔
ز...... علماء ربانیین کو بدنام کرنا اور فتویٰ کے بارے میں ان پر جمود اور تشدد کا الزام لگانا۔
ط...... حرام تدابیر کا ارتکاب کرنا، دلائل معتبرہ کے مقابلے میں غیر معتبر دلائل کو معتبر سمجھنا، مغالطوں کے راستے پر چلنا، اپنی یا دوسرے کی نفس پرستی کی بھینٹ چڑھ جانا۔

**فتویٰ کے ضوابط ولوازمات**

۱۶...... معاشرے کے تمام افراد میں منصب افتا کی اہمیت کا شعور اور احساس پیدا کیا جائے، کہ یہ کسی شخص کی رائے کے اظہار کا نام نہیں، نہ ہی محض عقل کے فیصلے کو فتویٰ کہتے ہیں، اسی طرح نفسانی میلانات کی بنیاد پر کسی چیز کو قبول کر لینا یا دنیاوی معاملات میں کی جانے والی تحقیقات کے نتائج کو فتویٰ نہیں کہا جاتا۔ بلکہ وہ تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام کو دلائل کے ساتھ بیان کر دینے کا نام ہے جو اس نے اپنے بندوں کے لیے بطور قانون آسمان سے اتارے ہیں۔
۱۷...... فتویٰ کی بنیاد کتاب وسنت پر مبنی صحیح علم پر رکھی جائے، جس میں معتبر دلائل شرعیہ اجماع، صحیح قیاس شامل ہیں۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کرو اور تم میں سے

جولوگ صاحب اختیار ہوں، ان کی بھی۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے، تو اگر واقعی تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اسے اللہ اور اس کے رسول کے حوالے کردو۔ یہی طریقہ بہترین ہے اور اس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔(النساء:۵۹)

مزید ارشاد فرمایا: ''اے اہل کتاب! تمہارے پاس ہمارے (یہ) پیغمبر آگئے ہیں جو کتاب (یعنی تورات وانجیل) کی بہت سی ان باتوں کو کھول کھول کر بیان کرتے ہیں جو تم چھپایا کرتے ہو، اور بہت سی باتوں سے درگزر کر جاتے ہیں۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی آئی ہے، اور ایک ایسی کتاب جو حق کو واضح کر دینے والی ہے۔ جس کے ذریعے اللہ ان لوگوں کو سلامتی کی راہیں دکھاتا ہے، جو اس کی خوشنودی کے طالب ہیں، اور انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتا ہے، اور انہیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔(المائدہ:۱۵/۱۶)

''(لوگو!) جو کتاب تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے اتاری گئی ہے اس کے پیچھے چلو، اور اپنے پروردگار کو چھوڑ کر دوسرے (من گھڑت) سرپرستوں کے پیچھے نہ چلو۔ (مگر) تم لوگ نصیحت کم ہی مانتے ہو۔(الاعراف:۳)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد، میرے اور خلفاء راشدین مہدیین کے طریقے پر کاربند رہو، اور اس پر سختی کے ساتھ قائم رہو۔(ابوداؤد: ج۲/ ۲۸۷)

میں تمہیں واضح دین پر چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کی راتیں بھی دن کی طرح روشن ہیں، میرے بعد اس سے ہٹنے والا ہلاک ہوگا، تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سارے اختلافات دیکھے گا، پس تم اپنی دانست کے مطابق میرے اور خلفاء راشدین مہدیین کے طریقے پر کاربند رہنا۔(ابن ماجہ: ج۱: ص۵)

۱۸...... ہر قسم کے ایسے دباؤ سے بچنا جو کسی مسئلہ میں اللہ کا حکم بیان کرتے ہوئے اثر انداز ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ (پیغمبر) وہ لوگ ہیں جو اللہ کے بھیجے ہوئے احکام لوگوں تک پہنچاتے ہیں، اور اسی سے ڈرتے ہیں، اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے، اور حساب لینے کے لیے اللہ کو کسی کی ضرورت نہیں۔(الاحزاب:۳۹)

۱۹...... کسی مسلمان پر کفر کا حکم لگانے میں انتہائی درجے کی احتیاط کرنا، کسی مسلمان کو اس وقت تک کافر قرار دینا جائز نہیں جب تک کہ وہ اسلام کے عہد و پیمان میں سے کسی ایک کو توڑ نہ ڈالے اور اس میں کوئی تاویل قبول نہ کی جا سکے، کیونکہ کسی مسلمان کو کافر قرار دینا ان بڑے گناہوں میں سے ہے، جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت ارشاد فرمایا: ''جب کسی شخص نے اپنے بھائی سے کہا ''اے کافر'' تو ان دونوں میں سے کسی ایک نے اس (جملے کے مصداق ہونے) کا بوجھ لیا۔(مسلم: ج۱/ ۵۷)

۲۰......ایسے گمراہ کن فتاویٰ سے بھی بچنا جو لوگوں کو معصوم و ناحق خون بہانے پر برانگیختہ کریں۔ بلکہ اس بات پر تاکید کی جائے کہ لوگوں کے جان و مال، عزت و آبرو کا تحفظ شریعت کے اہم مقاصد میں سے ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور اسی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل کو یہ فرمان لکھ دیا تھا کہ جو کوئی کسی کو قتل کرے جبکہ یہ قتل نہ کسی اور جان کا بدلہ لینے کے لئے ہو اور نہ کسی کے زمین میں فساد پھیلانے کی وجہ سے ہو، تو یہ ایسا ہے جیسے اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ اور جو شخص کسی کی جان بچائے تو یہ ایسا ہے کہ اس نے تمام انسانوں کی جان بچالی۔(المائدہ:۳۲)

۲۱......جن احکام کا قرآن وسنت میں صریح حکم بیان کر دیا گیا اسی کی اتباع کو لازم پکڑا جائے، یہی حق وانصاف اور مصلحت کا تقاضا ہے۔ قرآن وسنت سے متصادم مصلحت حقیقت میں کوئی مصلحت نہیں ہو سکتی بلکہ نفسانی خواہشات اور اندھی تقلید پر مبنی عادات نے ان پر مصلحت کا لبادہ اُڑھا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ''اور جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا حتمی فیصلہ کر دیں تو نہ کسی مؤمن مرد کے لیے یہ

گنجائش ہے نہ کسی مؤمن عورت کے لیے کہ ان کو اپنے معاملے میں کوئی اختیار باقی رہے۔ (الاحزاب:۳۶)
لہٰذا جو لوگ اس کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں، ان کو اس بات سے ڈرنا چاہئے کہ کہیں ان پر کوئی آفت نہ آپڑے، یا انہیں کوئی دردناک عذاب نہ آ پکڑے۔ (النور:۶۳)
اور رسول تمہیں جو کچھ دیں وہ لے لو، اور جس چیز سے منع کریں رک جاؤ۔ (الحشر:۷)
پس تمام اقوال وافعال قرآن وسنت کے ترازو میں تولے جائیں، جو ان کے موافق ہو وہ مقبول اور جو مخالف ہو وہ مردود ہے۔ امام شافعیؒ نے فرمایا: اس بات پر اتفاق کیا گیا ہے کہ جب کسی مسئلہ میں سنت سامنے آجائے تو پھر کسی کے قول کی طرف نہ بلایا جائے۔
۲۲...... ایسے باطل حیلوں سے بچا جائے جو شریعت میں حرام کردہ چیزوں کے جواز کی طرف لے جائیں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود کو ہلاک کریں، ان پر چربی حرام کی گئی وہ اسے پگھلا کر فروخت کردیتے۔ (متفق علیہ)
نیز باطل حیلوں کے حرام ہونے پر صحابہ کا اجماع منقول ہے اور اجماع صحابہ قوی دلائل میں سے ہے۔
۲۳...... فتویٰ کی عبارت خوب اہتمام سے لکھی جائے، تحریر ایسی ہو جو انتہائی واضح اور محقق ہو، نہ ہی اتنی مختصر ہو کہ مطلب سمجھ نہ آئے نہ ہی اتنی طویل ہو کہ پڑھنے والا اُکتا جائے۔
حکم کو اپنی پوری شرائط اور قیود سے ذکر کیا جائے، تاکہ فتویٰ کا غلط مفہوم نہ سمجھا جائے، اور مسلمانوں کے درمیان فتنوں کی آگ بھڑکانے والے اس سے ناجائز فائدہ نہ اٹھا سکیں۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ ''اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سیدھی سچی بات کہا کرو۔ (الاحزاب:۷۰)
۲۴...... مسئلہ میں فقہی اختلاف ذکر نہ کیا جائے، مفتی پر لازم ہے کہ فقہی اختلاف ذکر کرنے کے وقت ذکر کردہ اقوال میں سے مضبوط دلیل والے قول کو ترجیح دے۔
۲۵...... ایسے فتاویٰ سے احتراز کیا جائے جو کتاب وسنت، اسلاف اُمت کی تحقیقات سے متصادم ہوں۔
۲۶...... اعتدال پر مبنی شریعت کے مزاج کی موافقت کی جائے، نہ ہی اس میں تشدد کا پہلو ہو نہ ہی بالکل ڈھیلا پن، اور یہ اعتدال پر مبنی راستہ شارع کے مقصود کے موافق ہو۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے (مسلمانو!) اسی طرح تو ہم نے تم کو ایک معتدل اُمت بنایا ہے تاکہ تم دوسرے لوگوں پر گواہ بنو، اور رسول تم پر گواہ بنے۔
۲۷...... علماء ربانیین کے فتاویٰ کی اہمیت اور ان پر اعتماد کی تاکید اور ان کی نشر واشاعت کا اہتمام کیا جائے۔ کیونکہ لوگوں کو عقائد، عبادات اور معاملات میں راہ اعتدال پر چلانے غلو وتشدد اور سہولت پسندی کی راہ پر چلنے سے روکنے میں یہ فتاویٰ بہت مؤثر ہیں۔
۲۸...... مفتیان اپنی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لیے مستعد ہو جائیں، شاذ فتاویٰ درپے ہوں تو ان کو رد کریں، کیونکہ اسی میں اسلام اور مسلمانوں کے فوائد ہیں۔
ان میں سے چند فوائد یہ ہیں۔
ا...... اُمت کی وحدت اور اس کی شناخت کو باقی رکھنا، کہ شریعت کے مسئلے میں ان کی ایک ہی آواز ہو۔
ب...... اُمت کی اعتدال کے ساتھ اپنے دین کی محافظت اور اسلام کی حقیقی چہرہ دکھانا۔
ج...... اسلامی معاشرے کے تمام افراد کا صادر ہونے والے فتاویٰ پر اطمنان کا حصول

د...... تشدد وغلو اسی طرح سہولت پسندی اور جواز کی حد مقرر ہو جانا۔
ھ...... بے دینی اور کفریہ فتنوں کو بے نقاب کرنا۔
و...... مسلمان معاشرے میں امن کی فضا قائم کرنا تا کہ ان کی جان و مال اور عزت محفوظ ہو جائے۔
۲۹...... فتویٰ میں آسانی پیدا کرنے اور سہولت پسندی کی وجہ سے خواہشات نفس پر چلنے کے درمیان فرق واضح کیا جائے۔ آسانی پیدا کرنے کا مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ سائل ہٹ دھرم نہ ہو جائے۔ آسانی یہ ہے کہ دو مساوی دلائل میں سے احوط کی بجائے ایسر لے لینا۔
۳۰...... فتویٰ میں ہر قسم کی سہولت پسندی سے بچا جائے چاہے وہ طلب ادلہ اور احکام کے طرق سے متعلق ہو، چاہے رخصت طلب کرنے کے قبیل سے ہو۔
۳۱...... تیسیر یعنی آسانی پیدا کرنے سے محض آسانی پیدا کرنا مقصود نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کا ایک بڑا مقصد ہے کہ سائل مکلف اپنے نفس کے پیچھے چلنے کی بجائے اپنے رب کی اطاعت میں آجائے۔
۳۲...... فتویٰ میں آسانی پیدا کرنے کے ضوابط مقرر ہیں۔
ا...... شریعت کے اصول اور ادلہ کے موافق ہو۔
ب...... یہ آسانی تکالیف (احکام) سے بری الذمہ ہونے تک نہ پہنچائے۔
د...... آسانی کا مقتضی موجود ہو، عام ہے کہ مشقت عام کو دفع کرنا مقصود ہو، یا خاص کو۔
۳۳...... مفتی ظاہری صورت حال کی طرف جھکاؤ، اسی طرح مرجوح قول اور رخصت فقہیہ پر عمل کرنے میں جلدی نہ کرے۔ جب تک تحقیق نہ کرلے کہ یہ صورت اپنی شرائط کے موافق ہے یا نہیں۔
۳۴...... احکام کی علل اور ان کی تہہ تک پہنچنے کے ذرائع بدلنے سے اجتہاد میں بھی تغیر واقع ہو جاتا ہے۔ جب ایسے واقعات پیش آنے لگیں جو اب سے پہلے نہیں تھے اور مفتی اس صورتحال میں شرعی مصلحت کا تقاضا بھی یہ سمجھتا ہے تو وہ فتویٰ تبدیل کرنے پر غور وفکر کرسکتا ہے۔ مفتی پر یہ لازم ہے کہ کسی سانحے یا حاجت کے پیش آتے ہی، اپنا فتویٰ بدلنے کی طرف مائل نہ ہو، بلکہ وہ اس صورتحال میں راسخین فی العلم کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے تمام نصوص وعلل پر غور وفکر کرے اور مکمل تحقیق کے بعد اپنے میلان کا اظہار کرے۔
۳۵...... فتویٰ تبدیل کرنے کے جتنے بھی اسباب ہیں مثلاً عرف یا عادت بدل گئی، یا کوئی ہنگامی صورتحال پیش آگئی یا زمانے میں فساد آگیا، یا سیاست شرعیہ اس وقت کسی خاص صورت کی مقتضی ہے۔ کوئی بھی صورت ہو بنیادی شرط یہ ہے کہ فتویٰ نصوص قطعیہ، کلیات شرعیہ اور بنیادی نظریات اور مقاصد شرعیہ کے خلاف نہ ہو، وہ لوگ سخت غلطی پر ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ زمانے کے بدلنے کے ساتھ احکام بدل جاتے ہیں، اگرچہ نتیجۃً وہ نصوص اور اجماع کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔
۳۶...... سنت نبویؐ اور خلفائے راشدین اور سلف وصالحین کے طریقے کی پیروی کرتے ہوئے انفرادی رائے کی بجائے فقہی تحقیقاتی اداروں۔ مضبوط و مستحکم دارالافتاء اور اجتماعی اجتہاد کی اہمیت کو اجاگر کیا جائے۔
۳۷...... ایسے معاملات جن سے قوی مفاد وابستہ ہو، اُمت کی اجتماعی مصلحت ان سے متعلق ہو اور وہ انفرادی معاملات سے نکل کر اجتماعی بن چکے ہوں تو ان میں اجتماعی غور وفکر ہونا چاہئے، اس میں شریعت کے ماہر علمائے محققین بھی ہوں اور عصری فنون کی ماہرین بھی ہوں تا کہ صحیح حقیقت خارجیہ معلوم کرکے غور وفکر کیا جاسکے۔
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اور جب ان کو کوئی بھی خبر پہنچتی ہے چاہے وہ امن کی ہو یا خوف پیدا کرنے والی تو یہ لوگ

اسے (تحقیق کے بغیر) پھیلانا شروع کر دیتے ہیں اور اگر یہ اس (خبر) کو رسول کے پاس یا اصحاب اختیار کے پاس لے جاتے تو ان میں سے جو لوگ اس کا کھوج نکالنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت معلوم کر لیتے، اور (مسلمانو!) اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تھوڑے سے لوگوں کو چھوڑ کر باقی سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے۔ (النساء:۸۳)

۳۸......اجتماعی اجتہاد حق کے زیادہ قریب ہونے کے ساتھ ساتھ عامۃ المسلمین کے ہاں قبولیت اور اطمینان کا زیادہ مضبوط داعی ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل اسباب کی وجہ سے اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ ا...... بڑے ادارے یا تنظیمیں ماہر فقہاء اور عصری ماہرین کو جمع کر سکتے ہیں۔ کیونکہ فقہا نصوص، ان کی مدلولات اور مقاصد شرعیہ سے واقف ہوتے ہیں جب کہ عصری فنون کے ماہرین حقائق وواقعات سے زیادہ باخبر ہوتے ہیں۔ اور حکم شرعی نصوص اور حقیقت خارجیہ سے مرکب ہوتا ہے۔

ب......اجتماعی اجتہاد کی صورت میں ہونے والے مذاکروں کے نتیجے میں بہت سے پوشیدہ نقاط، پردوں میں چھپے امور، اور کئی بھولی ہوئی باتیں یاد آجاتیں ہیں۔ ج......اجتماعی اجتہاد فتویٰ اور اجتہاد کی تنظیم میں بہت مؤثر ہے، یہ ایسے لوگوں کا راستہ روکنے کا ذریعہ ہے جو اس فن کے ماہر نہیں، اسی طرح اس کے ذریعے ذرائع ابلاغ میں غیر منضبط فتاویٰ کی اشاعت کا بھی سد باب کیا جا سکتا ہے۔ د......انفرادی اجتہاد کے نتیجے میں کمی کوتاہی یا طبعی میلانات کا الزام یا بعض تنازعات سے بھی اجتناب ہو جاتا ہے۔ ھ......غور وفکر کی مزید راہوں کا کھلنا اور مسلمانوں میں اختلاف وانتشار میں کمی۔

۳۹......ضرورت پر مبنی فتاویٰ کے لیے یہ لازم ہے کہ وہ مندرجہ ذیل اصول وضوابط کے ساتھ منضبط ہوں۔

ا......اگر ان فتاویٰ کا تعلق عام امت سے ہے تو ضروری ہے کہ وہ اجتماعی غور وفکر کے بعد صادر ہوں۔ ہاں اگر ضرورت مختلف فی مسائل میں سے نہیں تو انفرادی تحقیق پر بھی فتویٰ دیا جا سکتا ہے۔ ب......ضرورات اور حاجات کا اندازہ کرنے میں متعلقہ شعبوں کے ماہرین کی مدد لی جائے۔ جیسے طب، اقتصاد ومعیشت وغیرہ۔ ج......ایسا فتویٰ جو کسی خاص ضرورت کی بنا پر جاری کیا جائے وہ تمام احوال، زمانے اور اشخاص کے لیے عام نہیں ہوگا۔ اس لیے کہ ضرورت کا اندازہ بقدر ضرورت ہی کیا جاتا ہے۔ یہ ایک استثنائی حالت ہوتی ہے۔ اس میں اپنے موجب تک ہی اجازت ہوتی ہے۔

۴۰......غیر مسلم ممالک میں رہنے والے مسلمانوں کے دین کی سلامتی وتحفظ اور وہاں اسلام کی نشر واشاعت کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان کے مسائل کو فقہی قواعد وضوابط کی روشنی میں ان کی تمام شرائط کا لحاظ رکھ کر حل کرنے کا اہتمام کیا جائے۔

۴۱......عام ذرائع ابلاغ میں فتویٰ کے شعبے سے متعلق ہونے کے لیے مندرجہ ذیل اوصاف سے متصف ہونا ضروری ہے۔

ا......مسائل کے احکام، ان کی شرائط، قواعد وضوابط اور موانع کا افتا کی حالت میں استحضار ہو۔

ب......بعض سائلین کی طرف سے کیے جانے والے سوالات کے مقصد پر بھی توجہ ہو۔ کہیں اس کا مقصد ایسا نہ ہو جو غیر مشروع ہو۔ ج......سائلین کی مراد کی پوری معرفت اور ان کے احوال جو احکام میں مؤثر ہو سکتے ہیں ان کا پورا علم ہو۔ اور کلام مستفتی کے حال کے مطابق کی جائے۔ د......عدالتی نوعیت کے مسائل میں فتویٰ نہ دیا جائے جن میں فریقین کے دلائل سننا ضروری ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی وہ مسائل جن میں اجتہاد اجتماعی ہوتا ہے۔ ھ...... مناسب اور قابل اشاعت بات کو ظاہر کیا جائے۔ شرعی مخالفت کا حتی الامکان سد باب کیا جائے۔ و......اگر فتویٰ کا تعلق صرف مستفتی سے ہو تو اس کی صراحت کی جائے۔ فتویٰ اور افتا کا فن سکھانے کے لیے بڑے ادارے منظم کورس ترتیب دیں۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر زندگی کے تمام شعبوں میں شریعت اسلامیہ کی تطبیق کا اہتمام کیا جائے۔

☆☆☆